بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

زمانہ نازک ہے قہرِ الٰہی نمودار ہورہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل اور اولاد پر رحم کرے گا دنیا کے حالات جو بگڑ رہے ہیں آجکل اس پر غور کرتے ہوئے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 21 اپریل 2017 بمقام جرمنی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہم پر ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ بات ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونی چاہئے کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بغیر کسی احساس کمتری کے اور بغیر کسی بزدلی کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔ بعض دفعہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں یہ خیال پیدا ہوجاتا ہے کہ مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جو فتنہ اور فساد ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس لحاظ سے اس وجہ سے اسلام کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں حالانکہ دوسرے مسلمانوں کے عمل سے تو ہمیں مزید جرأت پیدا ہونی چاہئے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے جو اس وقت مسلمانوں کی حالت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگا فتنہ و فساد ہوگا اور نام نہاد علماء اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ دنیا داری مسلمانوں پر غالب ہوجائے گی اور اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے وہ پیش کرے گا۔ ہم احمدی وہ ہیں جو اس مسیح موعود کے ماننے والے ہیں اور حقیقی اسلامی تعلیم جس کے خوبصورت انداز حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دکھائے اور سکھائے ان پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی۔ پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کے لئے کوشش کررہے ہیں یا نہیں؟ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ہماری تعداد بڑھے گی تو دنیا سے تعارف بھی ہوگا اور جب دنیا سے تعارف ہوگا تو تنقیدی نظر بھی بڑھے گی اور بڑھتی جارہی ہیں۔ پس یہ چیز ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی حالتوں کے معیار کو بڑھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے مقصد کو پورا کرے۔

گزشتہ چند دنوں میں جرمنی کے مختلف شہروں میں مسجدوں کے افتتاح اور مسجدوں کی بنیاد رکھنے کے پروگرام ہوئے۔ ان میں شامل مقامی لوگوں اور مقامی سیاستدانوں کے اظہار خیال سے پتا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی احمدیوں کا مقامی لوگوں پر اچھا اثر ہے لیکن مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا جس طرح تعارف لوگوں میں ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہوا ہے کیونکہ بہت سے لوگوں نے یہی کہا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں نہیں پتا تھا، ہمارے ذہنوں میں تو اسلام کا وہی تصور ہے جو میڈیا ہمیں دکھاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی باتیں ہم سے سن کر لوگ کس طرح اپنے خیالات بدلتے ہیں اس کی چند مثالیں میں دیتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر نے کہا کہ آج میں نے وہ اسلام دیکھا ہے جو نفرت کے ذریعہ سے نہیں بلکہ محبت کے ذریعہ سے پھیل رہا ہے۔ ایک خاتون کہنے لگیں کہ جو باتیں آج میں نے سنی ہیں کبھی کسی مسلمان لیڈر سے نہیں سنیں۔ ایک خاتون مس ایستر کہنے لگیں کہ آج تمہارے خلیفہ نے میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے ہیں جو یہاں میں اپنے دل میں رکھ کر لائی تھی۔ کہنے لگیں کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آج میں نے اتنی خوبصورت باتیں سنی ہیں اور کل اسلام کے نام پر کوئی دہشتگرد حملہ کر دے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور اس پُر امن پیغام کو بھول جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ حقیقت ہے، اسی طرح ہوتا ہے اور میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اسلام کے نام پر ہر منفی عمل کے بعد جو یہ بعض نام نہاد لوگ نام نہاد مسلمان کرتے ہیں ہمارا کام ہے کہ مثبت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔

فرمایا: ہمارے بعض یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیوں کا خیال ہے کہ شاید پرانے فقیہوں اور عالموں کو پڑھ کر یا پرانے اماموں اور اولیاء کے ذکر پڑھ کر ان کا علم بہت بڑھ گیا ہے اور ان کی علمیت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کیڑا اگر کسی کے دماغ میں ہے تو اسے نکال دینا چاہئے۔ پرانے علماء اور اولیاء کو اب چھوڑیں اب حقیقی علم اور اسلام کی صحیح تصویر حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کو پڑھ کر ہی مل سکتی ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعودؑ نے کئے ہیں وہی اصل فیصلے ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں جماعت کے خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔ فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ اس زمانے کے حکم اور عدل بن کر آئے تھے۔ ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ اس لئے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی سچ ہے اور اسلام کی تعلیم کی حقیقت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے اس زمانے کی اصلاح کے لئے تو آپ کو براہ راست علم بھی عطا فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔ فرمایا: یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ فرمایا اب خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلے یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔ اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ خاموش ہو جاؤ جو کہا گیا ہے اس کو مانو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ جو مسیح موعود آئے گا وہ تمہارا امام ہوگا اور وہ حکم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہوگی۔ فرماتے ہیں میں اگر صادق نہیں ہوں تو پھر جاؤ اور صادق تلاش کرو اور یقیناً سمجھو کہ اس وقت اور صادق نہیں مل سکتا اور پھر اگر کوئی دوسرا صادق نہ ملے اور نہیں ملے گا تو پھر میں اتنا حق مانگتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا ہے۔

آپؑ نے مخالفین کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ افسوس اگر صاف نیت سے میرے پاس آتے تو میں ان کو وہ خدا دکھاتا جو خدا نے مجھے دیا ہے اور وہ خدا خود ان پر اپنا فضل کرتا اور انہیں سمجھا دیتا مگر انہوں نے بخل اور حسد سے کام لیا اب میں ان کو کس طرح سمجھاؤں لیکن ہم جو ماننے والے ہیں ہمارا کام ہے کہ پھر اس خدا سے تعلق پیدا کریں اپنا، دنیاداری میں نہ پڑ جائیں یہ دنیا عارضی ہے۔ اس لئے ہمیں فکر کرنی چاہئے اگلے جہان کی بھی۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان سچے دل سے حق طلبی کے لئے آتا ہے تو سب فیصلے ہو جاتے ہیں لیکن جب کوئی بدگوئی اور شرارت مقصود ہو تو کچھ

بھی نہیں ہوسکتا۔فرمایا کہ حجج الکرامہ میں ابن عربی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو اسے مفتری اور جاہل ٹھہرایا جائے گا اور یہاں تک بھی کہا جائے گا کہ وہ دین کو تغیر کرتا ہے۔اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔اس قسم کے الزام مجھے دیئے جاتے ہیں ان شبہات سے انسان تب نجات پا سکتا ہے جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ لے اور خود نہ توجیہیں پیش کرتا رہے۔وہ ایک طرف رکھ دے۔فرمایا اس کی بجائے وہ یہ فکر کرے کہ کیا یہ سچا ہے یا نہیں۔یہ دیکھو اور اس بات کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یہ سچا ہے کہ نہیں۔بعض امور آپ فرماتے ہیں بعض امور بیشک سمجھ سے بالا ہوتے ہیں لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں وہ حسن ظن اور صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اصل حقیقت کو کھول دیتا ہے۔فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے بلکہ منتظر رہتے تھے کہ کوئی آ کر سوال کرے تو وہ فائدہ اٹھاتے تھے ورنہ خود خاموش سر تسلیم کئے ہوئے بیٹھے رہتے اور جرأت سوال کی نہ کرتے تھے۔فرمایا کہ میرے نزدیک ایک افضل اسلم طریق یہی ہے کہ ادب کرے جو شخص آداب النبی کو نہیں سمجھتا اور اس کا اختیار نہیں کرتا اندیشہ ہے کہ وہ ہلاک نہ کیا جائے۔اپنوں کو بھی ساتھ نصیحت کر دی کہ بدظنیاں بھی نہیں ہونی چاہئیں سوالات بلاوجہ کے سوالات نہیں ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔بعض معاملات میں اگر پرانے بزرگوں اور اولیاء کی آراء ہیں تو وہ اس حکم اور عدل کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔جب خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء اور مجدد آخر الزمان اور حکم اور عدل آ گیا تو پھر جو اس کے فیصلے ہیں اور جو اس کا علم ہے اور جو اس نے اسلام کے بارے میں بتایا ہے وہی حق ہے باقی سب غلط ہے ہم نے بیعت کے بعد اس کی تعمیل کرنی ہے۔

دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعودؑ نے چھوڑا ہے اس کو پڑھنا اور اس سے علم حاصل کرنا حقیقی اسلام کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔روزمرہ کے مسائل اور معاملات میں انہی کے حوالے ہمیں دینے چاہئیں اور یہ ضروری ہیں۔پس ہر احمدی کو آپؑ کے لٹریچر سے خود بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے اور آگے پھیلانا بھی چاہئے اسے۔ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں اور نہ کرنی چاہئے کہ دنیا کیا کہے گی۔پس ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں جسے دین نے غلط کہا ہے اسے غلط ہم نے کہنا ہے یہ بات ہر احمدی کو اپنے ذہن نشین کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعودؑ نے جو کہا تھا کہ زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں اس لئے کہ اس سے کامل اطاعت ظاہر نہیں ہوتی۔اس لئے فرمایا کہ نبی کی قیافہ شناسی ایسی ہوتی ہے کہ آنے والوں کے جواب ان کے ذہنوں میں رکھتے ہوئے دے دیتا ہے۔اگر ایک بعض آنے والے یہ کہہ سکتے ہیں مجھے جو میں انتہائی ادنیٰ غلام ہوں حضرت مسیح موعودؑ کا کہ ہمارے ذہنوں میں جو سوال تھے اس تقریر نے ہمارے سوالوں کے جواب دے دیئے تو نبی کی تو قیافہ شناسی بہت زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے ہر باریکی میں جا کر وہ جواب دے دیتے ہیں جواب دینے والوں کے۔اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جواب کوئی نہیں ہے۔جواب ہیں لیکن ماننے والوں کا یہ بھی کام ہے کہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ انہیں کیسا ہونا چاہئے اور ان کے ایمان کی کیا حالت ہونی چاہئے۔اس حوالے سے بھی میں آپ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں تا کہ بیعت کا حق ادا کرنے والا ہم میں سے ہر ایک بن جائے۔آپ اپنی جماعت کو ایک بڑی ضروری نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آجکل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی۔اپنے اللہ کے منشاء

کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل اور اولاد پر رحم کرے گا دنیا کے حالات جو بگڑ رہے ہیں آجکل اس پر غور کرتے ہوئے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنا چاہئے۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ میں تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح خدا کا معاملہ ہے وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ فرمایا کہ بدی کی دو قسمیں ہیں ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے بغض اور حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اپنے آپ کو بیہودہ اور مشرکانہ مجلسوں سے بچایا ہوا ہے۔ فرمایا: انٹرنیٹ ہے یا ٹی وی ہے یا کوئی ایسا کام اور مجلس ہے جو نمازوں اور عبادت سے غافل کر رہی ہے تو وہ بھی مشرکانہ مجلس ہی ہے۔ پس اس گہرائی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے ہمیں۔ آپ علیہ السلام نے خاص طور پر توجہ دلائی کہ پانچ وقت نمازوں کو قائم کرو اور نمازوں کو قائم کرنا باجماعت نماز کی ادائیگی ہے اور باقاعدہ اور وقت پر ادائیگی ہے۔ میں نے تو جائزہ لیا ہے مجھے تو اس میں ابھی بہت کمزوری نظر آ رہی ہے، یہاں بھی۔ اسی طرح جو معاشرتی برائیاں ہیں کہ آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کے بعض لوگوں میں وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں بلکہ بغض حسد اور کینہ پایا جاتا ہے۔ پس اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ دوسروں کو نہ دیکھیں کہ کوئی کیسا ہے، اپنی اصلاح کریں، اپنے آپ کو دیکھیں۔ اپنی اصلاح کرلیں گے تو باقی برائیاں بھی دور ہو جائیں گی۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں ہر لحاظ سے پاک ہوں۔

پس ہمیشہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے لئے ہمیں استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 21 April 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB